☆نغماتِ ارشدی☆

☆از محمد عمر ارشدی اشرفی بلرامپوری گوا☆

خلیفۂ حضور نور العارفین خواجہ صوفی الحاج محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی دامت برکاتہٗ علیگڑھ،

وخلیفۂ حضور اشرف العلماء حضرت علامہ الحاج سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھوی

☆پیش کش☆

☆ خانقاہِ ارشدیہ اشرفیہ کراسواڑا ماپسہ گوا ☆

Email.khanqaharshadia@gmail.com

mobille.No.09423309308/09762709236/08806624535

☆نغماتِ ارشدی☆

حمد و نعت و منقبت کا مجموعہ

☆از محمد عمر (محمد میاں) ارشدی اشرفی بلرامپوری گوا☆

خلیفۂ حضور نور العارفین خواجہ صوفی الحاج محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی دامت برکاتہٗ علیگڑھ،

وخلیفۂ حضور اشرف العلماء حضرت علامہ الحاج سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھوی

☆پیش کش،☆

☆خانقاہ ارشدیہ اشرفیہ کراسواڑہ ماپسہ گوا☆

Email.khanqaharshadia@gmail.com

mobille.No.09423309308/09762709236/08806624535

شمار	عنوان	صفحہ
۱	حمد باریٔ تعالیٰ	۵
۲	آج نورِ خدا جلوہ گر ہوگیا	۶
۳	میرا نبی تو حبیبِ خدا ہے	۷
۴	حق نے پیدا کیا نور سے نور کو	۸
۵	آج دولھا بنے ہیں	۹
۶	کتنی پیاری کتنی سندر	۱۰
۷	مٹادو دل کی حسرت	۱۱
۸	میرے آقا مجھے یاد	۱۲
۹	روز محشر نبی کی نعت	۱۳
۱۰	فردوس سے اعلیٰ ہے	۱۴
۱۱	مدینے کے والی	۱۵
۱۲	نعت پاک	۱۶
۱۳	ایسی نظر کرم سرکار	۱۷
۱۴	روشن زمانہ ہوا ہے	۱۸
۱۵	مدینے کو جاؤں گا میں	۱۹
۱۶	مدینے کے آقا	۲۰
۱۷	پل میں مریض غم کا	۲۱
۱۸	وفادارِ محمد ﷺ	۲۲
۱۹	اے مدینے کے آقا	۲۳
۲۰	نعت پاک	۲۴
۲۱	رسولِ عربی	۲۵
۲۲	میرے سرکار ہو جائے	۲۶
۲۳	میرے مخدوم واحد کا	۲۷
۲۴	کرامت	۲۸

شمار	عنوان	صفحہ
۲۵	شمع در عظمت کا	۲۹
۲۶	قاتل بری ہوا	۳۰
۲۷	انوار چھا رہے ہیں	۳۱
۲۸	آگ کا بجھنا	۳۲
۲۹	عظمت میاں کا پھول	۳۳
۳۰	خواجہ کا کرم مجھ پہ	۳۴
۳۱	آج حمزہ پیا دولھا	۳۵
۳۲	قصیدۂ ابوالعلائی	۳۶
۳۳	میرے دل جگر میں	۳۷
۳۴	میرے خواجہ پیا	۳۸
۳۵	چل کر کے خواجہ عظمت	۳۹
۳۶	چلو سر کے بل اور نظریں جھکا لو	۴۰
۳۷	خواجہ عظمت کی عظمت	۴۱
۳۸	یا میرے مرشد پیا	۴۲
۳۹	سیّدی سرکار آگئے ہیں	۴۳
۴۰	اگر پوچھے کوئی مجھ سے	۴۴
۴۱	منجدھار میں ہے ارشدی	۴۵
۴۲	میرے دل پر لکھا ہے نام	۴۶
۴۳	علی گڑھ کے سلطاں	۴۷
۴۴	سرکار میری سن لو	۴۸
۴۵	منقبت	۴۹
۴۶	سرکار تمہاری چوکھٹ پر	۵۰
۴۷	اپنے مرشد کا میں نام لیکر	۵۱
۴۸	خلد آباد کے دولھا	۵۲

شمار	عنوان	صفحہ	شمار	عنوان	صفحہ
۴۹	سرکار دوست محمد	۵۳	۷۳		
۵۰	میرے اشرف پیا	۵۴	۷۴		
۵۱	ازل سے آتشِ عشق	۵۵	۷۵		
۵۲	یہ میری جان ہے جان کی جان ہے	۵۶	۷۶		
۵۳	میرے خواجہ عظمت نے	۵۷	۷۷		
۵۴	منقبت	۵۸	۷۸		
۵۵	ازل سے ہے میرے دل میں	۵۹	۷۹		
۵۶	منقبت	۶۰	۸۰		
۵۷	منقبت	۶۱	۸۱		
۵۸	منقبت	۶۲	۸۲		
۵۹	منقبت	۶۳	۸۳		
۶۰	منقبت	۶۴	۸۴		
۶۱	منقبت	۶۵	۸۵		
۶۲	منقبت	۶۶	۸۶		
۶۳	منقبت	۶۷	۸۷		
۶۴	سلام	۶۸	۸۸		
۶۵	سلام	۶۹	۸۹		
۶۶	یا نبی سلام علیک	۷۰	۹۰		
۶۷			۹۱		
۶۸			۹۲		
۶۹			۹۳		
۷۰			۹۴		
۷۱			۹۵		
۷۲			۹۶		

حمد باری تعالیٰ

یارب کرم کا تیرے نہیں کچھ شمار ہے
ہم پر کرم تو کردے دل بے قرار ہے

ذاکر ہیں تیرے سب ہی جنّ و بشر ملائک
ہر سمت تو ہی تو ہے تو ہی پرور دگار ہے

شیطاں عدو ہے جلتا ہو تیرے کرم کا سایہ
تیرے روبرو خدایا میرا حالِ زار ہے

کیا کیا کہوں میں تجھ کو اول تو ہی آخر
مُعطی ہے خود ہی تو ہی تو ہی پروردگار ہے

ارشؔدی کو چاہے بخش دے محبوب کے وسیلے
ہم بے کسوں کا تجھ پہ ہی دار و مدار ہے

ارشؔدی بلرامپوری

☆☆☆

آج نورِ خدا جلوہ گر ہو گیا

آج نورِ خدا جلوہ گر ہو گیا
رات تاریک تھی اب سحر ہو گیا

گر گئے بت سبھی جب کہ پیدا ہوئے
کلمہ گو آپ کا ہر حجر ہو گیا

نوری آقا ﷺ نے جس دم اشارہ کیا
سرنگوں روبرو وہ شجر ہو گیا

بوجہل نے طلب معجزہ جب کیا
پھر تو ٹکڑے اُسی دم قمر ہو گیا

آمدِ مصطفیٰ کی ملی جب خبر
ارشدؔی کا نچھاور یہ سر ہو گیا

ارشدؔی بلرامپوری گوا

۲؍ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

☆☆☆

﴿میرا نبی تو حبیبِ خدا ہے﴾

نور جس کا نورِ خدا ہے☆میرا نبی تو حبیبِ خدا ہے

میں نہیں کہتا کہ وہ خدا ہے☆یقین جانو نہ رب سے جدا ہے

نوری ہیں وہ نوری گر ہیں☆سراپا ان کا نورِ خدا ہے

لباس بشر میں جہاں میں آئے☆اس لئے کہ رسولِ خدا ہے

شان ان کی بیان کیوں ہو☆خدا خود جب ان پر فدا ہے

کیا ہے رتبہ خدا ہی جانے☆ ثانی نہ کوئی بعد از خدا ہے

ربیع النور کی تاریخ بارہ ☆ بشر بن کے آیا نورِ خدا ہے

شجر جھکے کلمہ حجر نے پڑھا ہے☆تو نور ہے نور نورِ خدا ہے

لبِ ارشدی پر رب کا کرم ہے

درودِ نبی اور ثنائے خدا ہے

ارشدی بلرام پوری

۵/ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ

☆☆☆

﴿حق نے پیدا کیا نور سے نور کو﴾

حق نے پیدا کیا نور سے نور کو
ہم بھی روشن ہوئے دیکھ کر نور کو

چاند ٹکڑے ہوا سورج آیا پلٹ
کیسا رتبہ ملا دیکھئے نور کو

جس کے صدقے ملی انبیاء کو نجات
کیا کیا رتبہ ملا دیکھئے نور کو

نور ہیں اور بشر یہ تو حق بات ہے
کیوں کہیں ہم مگر اک بشر نور کو

دنیا تاریک تھی ظلم حد سے سوا
رب نے احساں کیا بھیج کر نور کو

سارے نبیوں کو جو معجزے ہیں ملے
رب نے سب دے دیا ایک دم نور کو

ارشدؔی ہے غلامانِ آلِ نبی
کاش یہ دیکھ لے نور سے نور کو

ارشدؔی بلرام پوری گوا

۵/ربیع النور ۱۴۳۳ھ

☆☆☆

آج دولھا بنے ہیں

آج دولھا بنے ہیں ہمارے نبی ﷺ ☆ رب سے ملنے چلے ہیں ہمارے نبی ﷺ

منتظر ہے خدا حورو غلماں تمام ☆ سب سے ملنے چلے ہیں ہمارے نبی ﷺ

ساری نعمت ملی اور نمازیں ملیں ☆ تحفہ لیکر چلے ہیں ہمارے نبی ﷺ

دید کو منتظر انبیاء ہیں کھڑے ☆ سب سے ملنے چلے ہیں ہمارے نبی ﷺ

بخش دے اے خدا میری امت کو تو ☆ رب سے کہنے چلے ہیں ہمارے نبی ﷺ

لیکے آئے براق بلبلِ سدرہ جب ☆ رقص کرتے چلے ہیں ہمارے نبی ﷺ

نعمتیں نعمتیں ہر گھڑی ہیں ملیں ☆ تجھ کو کیا کیا دیئے ہیں ہمارے نبی ﷺ

ارشدی ناز کر اپنی قسمت پہ تو

تجھ کو اپنا لئے ہیں ہمارے نبی ﷺ

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

کتنی پیاری کتنی سندر

کتنی پیاری کتنی سندر نوری صورت آقا کی ﷺ ☆ دیکھ فرشتے رشک ہیں کرتے پیاری سیرت آقا کی ﷺ

دونوں عالم میں ہے چمکا نور نبی کا اے لوگو ☆ رب نے بڑھائی قدرت سے پیاری عزت آقا کی ﷺ

سارا زمانہ ان کا گدا ہے ادنیٰ بھی اور اعلیٰ بھی ☆ بٹتی ہے کس شان سے دیکھو ساری دولت آقا کی ﷺ

محشر میں عاشق سارے دیدارِ آقا کریں گے ☆ ہوگی گناہوں کی بخشش ملے گی شفاعت آقا کی ﷺ

روضے پہ ان کے ہر دم انوار کی بارش ہوتی ہے ☆ چم چم چمکے پیارا گنبد نوری تربت آقا کی ﷺ

عشق رسول اکرم سے ہو جائے منور دل میرا ☆ مولیٰ مجھے تو ایسا بنا ہو جاری مدحت آقا کی ﷺ

ارشدؔی اپنے دامن میں حسنین کے صدقے لے لیجئے

جنّت میں مجھ کو مل جائے پیاری خدمت آقا کی ﷺ

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

مٹادو دل کی حسرت

مٹادو دل کی حسرت یارسول اللہ ﷺ

اب نہیں گنوارا فرقت یارسول اللہ ﷺ

نورافضل نوراکمل پیارے محمد پیارے احمد ﷺ

رب نے بخشی تم کو قدرت یارسول اللہ ﷺ

قُرَّۃُ عَیۡنِی تحتَ قدَمی سارے نبیوں کے رہبر

آقا تم ہونور وحدت یا رسول اللہ ﷺ

تم سے افضل کوئی نہیں ہے ہے یہ زمانہ تم سے روشن

رب نے بڑھائی تمہاری عزت یارسول اللہ ﷺ

ارشدؔی کوپیر کے صدقے در پہ بلالومیرے آقا

عطا ہواب تمہاری قربت یارسول اللہ ﷺ

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

﴿میرے آقا مجھے یاد﴾

میرے آقا مجھے یاد آنے لگے ☆ ہر کلی میرے دل کی کھلانے لگے

غوث وخواجہ سے نسبت مجھے جب ہوئی ☆ سوئی تقدیر میری جگانے لگے

بوبکر و عمر عثمان حضرت علی ☆ عشق کے نغمے سب ہی سنانے لگے

ربِّ ھبلی امّتی پیدا ہوتے کہا ☆ جو سنے اس گھڑی مسکرانے لگے

لیکے حاضر ہیں روح الامیں وہ براق ☆ آقا کو مژدۂ حق سنانے لگے

چلئے رب نے بلایا حضور آپ کو ☆ سب فرشتے بھی خوشیاں منانے لگے

سدرۃ المنتہٰی تک تھے روح الامیں ☆ اس سے آگے بھی سرکار جانے لگے

شبِ معراج کتنی حسیں ارشدی

حور وغلماں سبھی گنگنانے لگے

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

روز محشر نبی کی نعت

روز محشر نبی کی نعت میں سناؤں گا

اپنے رب کو اسی باعث میں مناؤں گا

میری عصیاں بہت لیکن ان کی رحمت ہے سوا

پیچھے پیچھے سوئے جنت میں چلا جاؤں گا

ڈھونڈھیں گے جب فرشتے ہمیں سزا کے لئے

ان کی کملی سے اسی دم میں چمٹ جاؤں گا

امّتی امّتی آقا کی زباں پر ہوگا

مژدۂ بخشش لئے میں تو چلا جاؤں گا

بہت خوار ہوں بدکار برا ہوں لیکن

تیری جنت ہو مبارک اے رضواں تجھ کو

آپ کے پائے اقدس پہ میں گرا جاؤں گا

ان کے قدموں پہ فنا ہی بقا ہے اصلاً

ارشدؔی ایسا مقدر میں کہاں پاؤں گا

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

فردوس سے اعلیٰ ہے

فردوس سے اعلیٰ ہے روضہ میرے آقا کا☆ ہر شئے سے پیارا ہے روضہ میرے آقا کا

کرتے ہیں سب ملائک طواف ان کے در کا☆ عالم سے نرالا ہے روضہ میرے آقا کا

کہتا ہے جھوم کر کے دیوانہ تیرا آقا ☆ کعبے کا بھی کعبہ ہے روضہ میرے آقا کا

جا کر کے سبھی چومیں ابدال غوث و خواجہ☆ کتنا افضل اعلیٰ ہے روضہ میرے آقا کا

کس شان سے بنایا ہے رب نے میرے آقا کو☆ کیسا وہ سنوارا ہے روضہ میرے آقا کا

جنّت ہے مومنوں کی اور عاشقوں کا کعبہ☆ ہر دل میں سمایا ہے روضہ میرے آقا کا

بوبکر و عمر عثماں حضرت علی بھی بڑھ کر☆ آنکھوں سے لگایا ہے روضہ میرے آقا کا

نظروں کو جھکاتا ہوں بے خود سا ہو جاتا ہوں☆ جب سامنے آتا ہے روضہ میرے آقا کا

مل جائے تھوڑا صدقہ مرشد کا ارشدؔی کو

اس دل میں چمکتا ہے روضہ میرے آقا کا

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

مدینے کے والی

مدینے کے والی دو عالم کے داتا نگاہِ کرم ہو اے رب کے دلارے

اگر چاہو تو کردو ادنیٰ کو اعلیٰ دو عالم کے مختار ہو آقا ہمارے

اندھیرا تھا ہر سو نہ تھا کوئی ہمدم تھا شیطاں کا پہرہ اسی کی عبادت

ارشدؔی کیا کرے گا حیران ہے یہ مدحت نبی کی بڑی شان ہے یہ

زباں پر تمہارا ترانہ ہے آقا یا نبی یہ دل سے پکارے

روشن منور جگ ہے یہ سارا دنیا سے ظلمت ہو ایسے مٹائے

کرتے تھے زندہ دفن لڑکیوں کو بیوا کا کوئی سہارا نہیں تھا

ماں باپ کی عظمت بیٹی کی الفت دنیا میں آکر حق سب کا بتائے

تمہارا ہی صدقہ ملا انبیاء کو اولیاء اصفیاء پر عنایت تمہاری

یہ سورج تمہارے تابع ہے آقا ہیں روشن تمہیں سے قمر یہ ستارے

خزانہ تمہارا کتنا وسیع ہے منگتوں کی جھولی پل میں بھری ہے

ارشدؔی کی جھولی بھر دو خدارا آیا ہے در پر یہ دامن پسارے

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

نعت پاک

سارا عالم ہے خوش رب کے احسان پر

کر دیا ہے کرم رب نے انسان پر

خود خدا بھیجتا ہے درود و سلام

اپنے محبوب پر جگ کے سلطان پر

جنّتی ہو گیا جس کا ایمان ہے

رب کے محبوب پر پورے قرآن پر

ہو درود و سلام لب پہ جاری سدا

خود خدا بھی پڑھے نوری انسان پر

میرے آقا کا جلوہ میں دیکھوں سدا

ہو کرم ارشؔدی جیسے نادان پر

ارشؔدی بلرامپوری

ایسی نظر کرم سرکار

ایسی نظر کرم سرکار تمہارا ہو جائے ☆ بے سہاروں کو بھی جینے کا سہارا ہو جائے

مجھ پہ اتنا کرم جو اے شہ والا ہو جائے ☆ ساری دنیا رہے دور تمہارا ہو جائے

غموں کی بجلیاں گرتی ہیں دل پر میرے ☆ کچھ تو سرکار کرم مجھ پہ خدارا ہو جائے

جب سنو گے نہ تم پھر کون سنے گا میری ☆ عوج پر اب میری قسمت کا ستارا ہو جائے

واسطہ اپنے غوث و خواجہ کا میں دیتا ہوں

ارشدی کو بھی مدینے کا بلاوہ ہو جائے

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

روشن زمانہ ہوا ہے

جس کے آنے سے روشن زمانہ ہوا ہے☆ایک میں کیا زمانہ بے گانہ ہوا ہے

زمیں آسماں سب ہیں خاطر میں ان کے☆ان کا عرش بریں پر ترانہ ہوا ہے

ملائک ہیں حاضر شب و روز در پر☆ کہ کعبہ سے بڑھ کر ٹھکانہ ہوا ہے

ملا اولیاء کو جس در سے ہے صدقہ☆ وہ مرکز تیرا آستانہ ہوا ہے

گدا ان کا شاہوں سے بڑھ کر ہے یارو☆ وسیع کتنا دیکھو خزانہ ہوا ہے

علی فاطمہ اور حسین و حسن سب☆ بڑا اعلیٰ افضل گھرانہ ہوا ہے

حُسن کی کرامت کو دیکھا ہے جب سے

تیرا ارشدی بھی دیوانہ ہوا ہے

ارشدی بلرامپوری

مدینے کو جاؤں گا میں

بن کے سائل مدینے کو جاؤں گا میں

بھر کے جھولی وہاں سے لاؤں گا میں

واسطہ دوں گا جس دم حسین و حسن کا

جو بھی مانگوں آقا سے پاؤں گا میں

کیا سناؤں کسی کو میرے دل کا حال

سارا دکھڑا انھیں کو سناؤں گا میں

میرے آقا بلائیں مدینہ اگر

پلٹ کر کے واپس نہ آؤں گا میں

مال و زر کی حقیقت ہے کیا دوستو

دل و جان ان پہ لٹاؤں گا میں

ارشدؔی کو قبر و حشر کا خطرہ نہیں کوئی

بحرِ امداد ان کو بلاؤں گا میں

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

مدینے کے آقا

ہیں رسولوں کے رہبر مدینے کے آقا ☆ ساری دنیا کے افسر مدینے کے آقا

یہ کرم ہے کہ ہم پر گدا ہوں تمہارا ☆ سب سے اعلیٰ و برتر مدینے کے آقا

تم سے بڑھ کر کے کوئی پیمبر نہیں ہے ☆ ہیں خدا کے یہ مظہر مدینے کے آقا

شمس پلٹے جو آقا اشارہ کریں ☆ ہو گیا شق قمر ہے مدینے کے آقا

امّتی کی پھنسی ناؤ منجدھار میں ☆ جلد لیجئے خبر اب مدینے کے آقا

پھیلی گمراہی رستہ دکھا دو مجھے ☆ بھول بیٹھا ڈگر اب مدینے کے آقا

تیرے صدقے میں ہیں انبیاء و رسل ☆ تم ہو نبیوں کے سرور مدینے کے آقا

ہیں علی فاطمہ اور حسین و حسن ☆ دین کے راہبر ہیں مدینے کے آقا

ارشدی کی گزارش ہے تم سے یہی

ہوئے طیبہ سفرا ے مدینے کے آقا

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

پل میں مریض غم کا

پل میں مریض غم کا تیرے کام ہوگیا☆پوچھا جو حال تو نے تو آرام ہوگیا

تقدیر بلندی پہ ہے اس شخص کی یارو☆جو بھی نبی کے در کا غلام ہوگیا

میرے حضور سنتے ہیں دل کی پکار کو☆میں خوش ہوں کہ مقبول یہ پیغام ہوگیا

گردش میں گھر کے جو بھی پریشان کچھ ہوا☆ لیکر تمہارا نام شاد کام ہوگیا

جب نظر کرم مجھ پر اُٹھائی ہے آپنے☆اب کام تیرا اے دلِ ناکام ہوگیا

مرشد نے کر دیا ہے قلب ونظر کو روشن

ہر صبح ارشدی کا عشق عام ہوگیا

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

وفادارِ محمد ﷺ

دل ہو گیا ہے میرا بیمارِ محمد ﷺ ☆ دل میں چمک اُٹھا ہے انوارِ محمد ﷺ

بدکار سیہ کار و ناکارہ سہی لیکن ☆ ہیں رحمتہ اللعالمین سرکار محمد ﷺ

صدقے میں تمہارے ہی دن رات ہوئے روشن ☆ جو کچھ ہے اس جہاں میں طلبگارِ محمد ﷺ

بوبکر عمر عثماں حضرت علی ہیں شیدا ☆ ثابت کیے ہیں بن کے وفادارِ محمد ﷺ

عشق نبی میں گزرے یہ زندگی ہماری

دل و جاں سے ہے ارشدؔی نثارِ محمد ﷺ

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

اے مدینے کے آقا

کرم کیجئے اے مدینے کے آقا
تمہارا ہوں منگتا مدینے کے آقا

ستم گر ہیں ہر سو ظالم ہزاروں
بچا لو ہمیں اب مدینے کے آقا

جدھر دیکھتا ہوں تمہارا ہے چرچا
ہے تمہارا ہی جلوہ مدینے کے آقا

نہیں آپ کے بن دنیا میں کوئی
سہارا ہو تم ہی مدینے کے آقا

سلاموں کی ڈالی نچھاور کروں میں
بلائیں مجھے گر مدینے کے آقا

مرشد کے صدقے ارشدؔی کو بلا لیں
اور چہرہ دکھائیں مدینے کے آقا

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

نعت پاک

نہ دولت نہ جاہ و حشم چاہتا ہوں

نہ دولت نہ جاہ و حشم چاہتا ہوں
فقط آپکا نقش قدم چاہتا ہوں

جس کو دینا ہو دے دو دنیا کی دولت
میں تو آپ کا بس کرم چاہتا ہوں

حشر میں قدموں میں منگتا یہ پڑا ہو
محشر میں بنا ہو بھرم چاہتا ہوں

مجھے اپنا کہدو یہ کافی ہے مجھ کو
کرو چاہے زور و ستم چاہتا ہوں

دنیا ہو عقبیٰ رہے ساتھ تیرا
نگاہِ کرم دم بدم چاہتا ہوں

ہاتھوں میں میرے رہے حشر میں وہ
تیرے سلسلے کا علم چاہتا ہوں

تیرے در پہ مقبول قلم کی ہو کاوش
ارشدؔی کو ملے وہ قلم چاہتا ہوں

صوفی محمد عمر ارشدؔی بلرامپوری

۱۵/ اپریل ۲۰۱۱ء

☆☆☆

رسولِ عربی

میری محفل میں آجائیں رسولِ عربی

جلوۂ زیبا دکھا جائیں رسولِ عربی

تم کو اپنا لیا اے مومنوں سن لو

ہم کو مژدہ سنا جائیں رسولِ عربی

مدّتوں سے میرا بخت ہے سویا آقا

سوئی تقدیر جگا جائیں رسولِ عربی

آپ سے آپ کو پا کر خدا تک پہونچوں

راہ ایسی دکھا جائیں رسولِ عربی

جس جگہ ارشدؔی جائے کسی محفل میں

آپ کی نعت سنا آئیں رسولِ عربی

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

﴾ میرے سرکار ہو جائے ﴿

غلاموں پر کرم اتنا میرے سرکار ہو جائے

عاشق ہیں تمہارے جو انہیں دیدار ہو جائے

ہم ہیں ہند میں لیکن دل ہے میرا طیبہ میں

یہ تن بھی یا رسول اللہ حاضر دربار ہو جائے

شب معراج میں تم کو بلانے کا یہ مقصد تھا

خدا کو اور فرشتوں کو تیرا دیدار ہو جائے

امامت مل گئی تم کو شفاعت بھی ملی پیارے

کہاں ہمت کسی میں ہے تیرا سردار ہو جائے

جو عاشق ہو کوئی بندہ اسے تم یاد رکھتے ہو

تمہارے نور سے باطن یہ پرانوار ہو جائے

غوث و خواجہ کی ملی نسبت خواجہ ارشد جو ملے مجھ کو

خدا تک اب رسائی کا راستہ ہموار ہو جائے

ارشدؔی کو تیرے نائب کا منگتا لوگ کہتے ہیں

مہر اس پر تمہاری بھی میرے سرکار ہو جائے

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

میرے مخدوم واحد کا

بڑا درجہ ہوا اعلیٰ میرے مخدوم واحد کا

در ہے نور کا دریا میرے مخدوم واحد کا

زمانے کے یہی حاکم یہی سلطانِ اعظم ہیں

کہاں سکہ نہیں چلتا میرے مخدوم واحد کا

ازل سے تھی حکومت اور قیامت تک رہے جاری

جہاں دیکھو وہیں جلوہ میرے مخدوم واحد کا

ہمیشہ سے جھکا عالم گھرانہ آپکا ایسا

نسب ہے نور کا ٹکڑا میرے مخدوم واحد کا

خدا کے فضل سے مجھ پر عنایت ہوگئی ان کی

ارشدؔی ہوگیا منگتا میرے مخدوم واحد کا

ارشدؔی بلرام پوری

۲؍ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

☆☆☆

کرامت

حضور شمس العارفین خواجہ صوفی عظمت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ سہاور شریف ایٹہ انڈیا

سناتا ہوں اک واقعہ سہاور کا پیارے ☆ رہتے ہیں جہاں خواجہ حسن کے دلارے

بنے انبیاء اولیاء کے جو ہیں پیارے ☆ عنایت حسن کی ہیں آنکھوں کے تارے

سن لو سب خواجہ عظمت نام ہے ان کا ☆ شاہ و گدا میں بھی فیضان عام ہے ان کا

فیضان جہانگیری سے مالامال ہوگئے ☆ آپ کی نظر عنایت سے باکمال ہوگئے

ہے نام امیر خسرو سن غور سے پیارے ☆ تھا مرض کینسر کا ہمشیرہ کو آپ کے

رہتے تھے علیگڑھ میں وہ تھے جج باوقار ☆ کرتے تھے وہ اللہ کی رحمت کا انتظار

پائی خبر یہاں کوئی روشن ضمیر ہے ☆ اہل صفا کا وہ تو پیر کبیر ہے

جاتا نہیں دربار سے کوئی خالی آپ کے ☆ آیا جو بھی جڑ جاتا نسبت سے آپ کے

حاضر ہوئے دربار میں بہن کو وہ لیکر ☆ عظمت میاں نے کہہ دیا یہ ان کو دیکھ کر

بیٹھو یہاں خدا پہ بھروسہ بھی رکھو تم ☆ اللہ نے چاہا تو اب شاداں بھی رہو گے تم

خادم سے کہا راکھ دے دے اس کو نیک خو ☆ رحمت خدا کی دیکھ لے میرے عزیز تو'

جیسے لگا یا راکھ کینسر کے مرض پر ☆ رحمت خدا کی ہوگئی یہ اس کے زخم پر

ہفتے میں اس کو مرض سے شفا جو مل گئی ☆ دل ہی دل میں وہ پیر کی دیوانی ہوگئی

رنج والم جو دل میں تھے وہ دور ہوگئے ☆ دامن سے جڑ کے خسرو بھی مسرور ہوگئے

قربان کیا جس نے اپنے قلب و جگر کو ☆ سرشار کر دیا ہے سبھی اہل نظر کو

اہل و عیال سب نے غلامی قبول کی ☆ قسمت تھی اچھی مل گئی نسبت رسول کی

خسرو کی بہن کو ملی اک نئی زندگی ☆ کرنے لگی دن رات وہ تو دل سے بندگی

تیری طرح ہزاروں ارشدؔی فقیر ہیں

خدّام در پاک کے پیر کبیر ہیں

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

شمع درِ عظمت کا

مانند چاند چمکے شمع درِ عظمت کا☆روشن چراغ گھر گھر تیری ہی محبت کا

تم سے خدا ہے راضی رتبہ بڑھا دیا ہے☆ہاتھوں سے پلاتے ہو ہر جام محبت کا

تم سے ملا ہے سب کچھ اپنا ہو یا پرایا☆غوث الوریٰ کے پیارے مظہر ہو نبوت کا

میں نے تو اپنا دامن پھیلا دیا ہے آکر☆دیتا ہوں واسطہ میں پیر کی نسبت کا

خیرات چاہتا ہوں در پہ تیرے پڑا ہوں☆بھر دو ہماری جھولی طالب ہوں عنایت کا

اس ارشدی کے دل کی دنیا بدل دی تم نے

دیکھا ہے کرشمہ یہ اُس حُسن بصیرت کا

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

﴾قاتل بری ہوا﴿

کیا تذکرہ کروں میں عظمت میاں تمہارا ☆ اڑتا پھریرا عرش پر عظمت میاں تمہارا

اک واقعہ سناتا ہوں میں تم کو سنو پیارے ☆ بیٹھے تھے علیگڑھ میں سبھی اہل دل تمہارے

خادم سبھی مشغول تھے خدمت کے واسطے ☆ عظمت میاں اللہ کی مدحت کے واسطے

پہونچے تجمل حسین بھی حضرت کے سامنے ☆ رو رو کے درد وغم لگے اپنا وہ سنانے

دھوکے سے ایک قتل مجھ سے ہو گیا حضور ☆ پھانسی یا عمر قید کی سزا ملی ضرور

امداد کا طالب ہوں خطا معاف کیجئے ☆ سارے معاملے کو میرے صاف کیجئے

اتنے میں آگئے امیر خسرو دربار میں ☆ جو جج تھے علی گڑھ کے وہ پہونچے جناب میں

عظمت پیا نے کہدیا خسرو یہ بات ہے ☆ اس آدمی کا کیس تمہارے ہی ہاتھ ہے

قاتل کا سن لو نام تجمل حسین ہے ☆ آنکھوں کا تارہ اور میرے دل کا چین ہے

جج نے کہا ملے گی عمر قید کی سزا ☆ بے وجہ قتل کرنے کا ملجائے کچھ مزا

سنتے ہی وہ جلال میں آئے اور یہ کہا ☆ جا اپنی عدالت سے بری تجھ کو کر دیا

خسرو جو پہونچے گھر پہ ہے لیٹر رکھا ہوا ☆ پہونچو صبح کو آگرہ ہے اس میں لکھا ہوا

تبدیل ہو کے آگرہ سے جو جج آگئے ☆ بے داغ تجمل حسین رہائی بھی پا گئے

مارے خوشی کے مرشد کے قدموں میں گر گئے ☆ عظمت میاں نے ان کو گلے سے لگا لئے

دل کی سیاہی دور کی اور روشن کر دیا ☆ پیارے رسول اور خدا سے ملا دیا

کر کے مرید آپ نے خلافت بھی کی عطا ☆ اور علی گڑھ کی ان کو ولایت بھی کی عطا

اے ارشدی یہ دیکھ لو قسمت کی بات ہے
عظمت میاں کی نظر عنایت کی بات ہے

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

انوار چھا رہے ہیں

بزم مرشد کے در پہ کیسے انوار چھا رہے ہیں ☆ لگتا ہے مجھ کو ایسا سرکار آ رہے ہیں

باراتی ہیں فرشتے مرشد پیا ہیں دولھا ☆ دولھے کا سحرا لیکر گلزار آ رہے ہیں

بٹتا یہاں ہے صدقہ عظمت کے نام کا اب ☆ منگتے یہاں پہ ہونے سرشار آ رہے ہیں

کیا خوب سخاوت ہے مرشد پیا کی میرے ☆ در پہ بکھاری بن کے سردار آ رہے ہیں

ہر سمت صدائیں ہیں پھیلا دو اپنی جھولی ☆ عظمت کے خزانے کے مختار آ رہے ہیں

حور و ملک ہیں حاضر اور اولیاء بھی حاضر ☆ ان کو سلامی دینے بے شمار آ رہے ہیں

منگتوں کے صف میں حاضر یہ ارشدؔی دیوانہ

بے کس کے مسیحا وہ غم خوار آ رہے ہیں

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

﴿آگ کا بجھنا﴾

سناتا ہوں اک قصہ غور سے سنو پیارے☆کیسی شان والے ہیں عظمت پیا ہمارے

ایٹہ ضلع میں قصبہ بلرام ہے دوستو☆قاضی عبدالغفار کے گھر قیام ہے دوستو

بیٹھے تھے باخوشی میرے عظمت میاں وہاں☆اتنے میں نظر پہونچی سہاور میں ناگہاں

رہتا تھا اک مرید بتا اس کا نام تھا☆گھر میں لگی تھی آگ وہ پکارتا رہا

مشکل کی گھڑی ہے میرے سرکار آیئے☆گھر میں لگی ہے آگ اے مرشد بجھایئے

عظمت میاں نے سن لیا اس کی پکار کو☆روشن ہوا سب کچھ میرے عظمت سرکار کو

عبد الغفار سے کہا ذرا آؤ ادھر تم☆ہیں سامنے جو کنکریاں اُٹھا کر کے لاؤ تم

پڑھتے رہے وہ کنکری پہ بار بار کچھ☆دیکھنے والوں کے سمجھ میں نہ آیا کچھ

اور جلد جلد کنکریوں کو پھینکنے لگے☆اک بار تڑپے اور زمیں پر وہ لوٹنے لگے

عبد الغفار نے کہا یہ معاملہ ہے کیا☆کرتے ہیں آپ جو یہ ماجرا ہے کیا

فرمایا دیکھ لو میرے مرید کے گھر میں☆ہے آگ لگی آج سہاور کے شہر میں

شعلہ بھڑکتے دیکھا جو عبد الغفار نے☆غش کھا کے گر پڑے وہیں مرشد کے سامنے

اتنے میں اک مرید سہاور سے آگیا☆اور آگ کے بجھنے کا یہ مژدہ سنا گیا

نظرِ کرم ہوا میرے سرکار آپ کا☆نقصان ہوتا ورنہ ہر خاص و عام کا

مارے خوشی کے دل سے پکارے وہ بار بار☆مرشد پیا کرم ہوا کہتے تھے بار بار

کچھ دیر میں عبدالغفار ہوش میں آگئے☆اور آگ کے بجھنے کی خبر لوگ سنا گئے

روشن ضمیر نے سن لی دل کی پکار کو☆عظمت پیا نے کر دیا گلزار آگ کو

واللہ خواجہ عظمت کی کیسی یہ شان ہے

دل و جاں سے ارشدؔی یہ تم پہ قربان ہے

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

عظمت میاں کا پھول

عظمت میاں کا پھول بہت دور مہکتا ہے☆ تاریک دل میں بن کے وہ نور چمکتا ہے

جس نے جبیں جھکائی تیرے در پہ اے شاہا☆ گرتے گرتے آ کر یہاں ضرور سنبھلتا ہے

نظروں سے پلاتے ہیں سیراب ہو جاتا ہے☆ پی کر کے جام تیرا وہ مخمور مچلتا ہے

گمراہ نہیں ہوگا ڈالی نظر جو تم نے☆ ادنیٰ و اعلیٰ در پر مجبور بھی پلتا ہے

تصویر تیری کیسی بنائی ہے مصوّر نے
دل میں جو ارشدؔی کے تیرا نور چمکتا ہے

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

خواجہ کا کرم مجھ پہ

خواجہ کا کرم مجھ پہ کچھ ایسا ہوا ہے☆دل یہ میرا خود ہی ان کا دیوانہ ہوا ہے

سرکار نوازیں گے تو کچھ بات بنے گی☆ان کی نظر سے مردہ بھی تو زندہ ہوا ہے

کیوں کر نہ کرم مجھ پہ سرکار کریں گے☆قسمت تھی اچھی ان کا دل یہ شیدا ہوا ہے

لاکھوں کی جھولی بھر دی صدقۂ حسنین دیکر☆ارشد میاں کا جو بھی دیوانہ ہوا ہے

بے دینوں کو ایمان کی دولت بھی مل گئی☆جس جس پہ نظر ڈالی وہ تمہارا ہوا ہے

کیا خوب نظارا ہے روضے کا ان کے دیکھو☆جنت کے مثل پیارا اور کعبہ ہوا ہے

ہٹتی نہیں نظر اب دیکھا نورانی چہرہ☆کیوں کی نبی کے نور سے یہ چمکا ہوا ہے

خاک در رسول کا جو سرمہ لگا یا ہے☆مدت سے تھا نا بینا آنکھ والا ہوا ہے

دنیا کی فکر و غم مجھے تڑپا نہیں سکتی☆جلوؤں سے ان کے دل میں جو اجالا ہوا ہے

کونین میں ہے شہرت یہ شان ہے ان کی☆جلوؤں سے ان کے ہند میں اجالا ہوا ہے

در کا گدا بنایا مرشد نے ارشدی کو

ایسا کرم کیا میرا زمانہ ہوا ہے

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

آج حمزہ پیا دولھا

درشان حضرت سیدنا محمد حمزہ شاہ قدس سرہٗ گوا

آج حمزہ پیا دولھا بنے ہیں☆حور و غلماں سب در پر کھڑے ہیں

کس شان سے صندل اٹھتا ہے ان کا☆سر پر دیوانے لئے چادر کھڑے ہیں

خوشبو سے معطر ہے ان کا یہ روضہ☆مشک و عنبر گلی کوچے پڑے ہیں

ولیوں کی ٹولی در پر ہے حاضر☆شاہ و گدا سب در پر کھڑے ہیں

ہیں شہید ملت میرے حمزہ پیا بھی☆شہداء سبھی آج ان سے ملے ہیں

غوث و خواجہ قطب آئے در پر ☆صابر نظام سب گلے سے ملے ہیں

مانگ ارشدؔی آج موقعہ ملا ہے

شاہ حمزہ کرم کر رہے ہیں

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

قصیدۂ ابو العلائی

ہیں تاجدار سلسلہ سرکارِ ابو العلاء☆اولاد علی مرتضیٰ سرکارِ ابو العلاء

فیضان مصطفیٰ ہیں سرکارِ ابو العلاء☆جگر پارہ فاطمہ ہیں سرکارِ ابو العلاء

حسنین کے لخت جگر شجرہ سے لگتے ہیں پسر☆میراثِ اولیاء ہیں سرکارِ ابو العلاء

ہوتے ہیں فیضیاب سب روحانی فیض سے☆خواجہ نے بخشی ضیاء سرکارِ ابو العلاء

غوث وقطب ابدال سب تیرے عزیز ہیں☆فیضان ہیں غوث الوریٰ سرکارِ ابو العلاء

بدلی ہے دل کی دنیا نگاہوں کے نور سے☆ہر کوئی دیوانہ تیرا سرکارِ ابو العلاء

تاریکیوں کا پردہ نگاہوں سے اٹھ گیا☆جب روضہ نظر آ گیا سرکارِ ابو العلاء

دیوانے تیرے در سے کیا کیا نہیں پاتے☆رحمت کے وہ دریا ہیں سرکارِ ابو العلاء

لاکھوں نے تیرے در سے بگڑی بنائی اپنی☆رتبہ تیرا ہے اعلیٰ سرکارِ ابو العلاء

آیا جو تیرے در پر سیراب ہوا پی کر☆ کتنا وسیع میخانہ سرکار ابو العلاء

کیا جام ہے پلائی مخلص پیا کو تو نے☆ جہانگیر شاہ بنایا سرکارِ ابو العلاء

روحانیت نے تیری دی ہے مجھے سہارا☆جب جب کہیں پکارا سرکارِ ابو العلاء

عرش بریں کا منظر تیرے روضے پر عیاں ہے☆ بن کر کے نوری تارا سرکارِ ابو العلاء

تیرے بعد جو قطب ہیں نائب بنے ہیں تیرے☆شہنشاہ آگرہ ہیں سرکارِ ابو العلاء

مینا بنا دیا ہے جوگی نے اک انسان کو☆ دونوں کو دی ولایت سرکارِ ابو العلاء

ہوتی کرم کی بارش تیرے در پہ رات دن☆مجھ پر بھی پڑے چھینٹا سرکارِ ابو العلاء

جلوہ دکھایا خواجہ حسن کے مرید کو☆تڑپا اور پھر پکارا سرکارِ ابو العلاء

حاضر ہوئے ہیں در پر جس وقت خواجہ عظمت☆ اصفیار کے رہبر سرکارِ ابو العلاء

پا کر کے حکم عظمت حاضر ہیں خواجہ ارشد☆سب کچھ عطا کئے ہیں سرکارِ ابو العلاء

للہ کرم کیجئے ارشد کے غلاموں پر

ارشدی ہے تیرا شیدا سرکارِ ابو العلاء

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

میرے دل جگر میں

میرے دل جگر میں وہ جب سے سمائے ☆ سکوں ایک پل بھی مجھ کو نہ آئے

مژدہ سنا کر کبھی خوف دیکر ☆ ہنساتے ہیں مجھ کو کبھی وہ رلائے

بے خودی بڑھ گئی ہے نہیں ہوش اک پل ☆ رہ رہ کے آئے ہیں جلوے دکھائے

بنایا ہے جس کو بھی اپنا انہوں نے ☆ چمکتے ہیں جیسے وہ روشن ستارے

خدا ان کی قدرت وسیع اور کردے ☆ کھڑے ہیں یہ منگتے دامن پسارے

نظر ان سے پہلی ملی تھی ہماری ☆ وہیں میں نے دیکھا خدا کے نظارے

لگی آگ دل میں شدت سے دیکھو ☆ آتش عشق جب سے صنم نے جلائے

ہر پل تمہاری ہی یادیں ہیں دل میں
کھڑا ارشدی ہے پلکیں بچھائے

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

میرے خواجہ پیا

میرے خواجہ پیا کسی شب بلا لیجئے ☆ اپنے قدموں میں اسکو سلا لیجئے

شاہِ ہندالولی ہو مہاراج تم ☆ اپنے در کا گدا ہی بنا لیجئے

اہلِ دل سرخرو تیرے فیضان سے ☆ فیض عثماں پیا کا عطا کیجئے

خواجہ عثماں کا صدقہ بھی ملتا رہے ☆ جام عرفاں بھی مجھ کو پلا دیجئے

تیری الفت میں جیتا رہوں عمر بھر ☆ قلب مضطر کو ایسا بنا دیجئے

روز و شب تیری صورت ہو دل میں عیاں ☆ آئینہ میرے دل کو بنا دیجئے

جلوۂ غوث و خواجہ ہو ہر حال میں ☆ میری نظروں میں اپنی ضیاء دیجئے

عشق مرشد میں کٹتی رہے زندگی ☆ عشق میں اپنے مجھ کو فنا کیجئے

ارشدؔی پہ کرم خواجۂ خواجگاں

جو بھی حسرت ہو دل کی مٹا دیجئے

ارشدؔی بلرام پوری

☆☆☆

چل کر کے خواجہ عظمت

چل کر کے خواجہ عظمت کی بہار دیکھئے☆ ملتا ہے یہاں ہر دل کو قرار دیکھئے

جنت سے بھی پیارا ہے روضہ میرے خواجہ کا☆ منگتوں کا ٹھکانہ ہے یہ مزار دیکھئے

دیوانہ بنا ان کا ہر کوئی یہاں پر☆ سب صدقے جا رہے ہیں صد بار دیکھئے

رہتی صدا جوش میں رحمت کی یہ دریا☆ دنیا سے انوکھا ہے ان کا کردار دیکھئے

نوری شعاؤں سے تیرا روشن ہے سہاور☆ ہوتی ہے یہاں بارش انوار دیکھئے

دیکھی نہ شہنشاہی کبھی دنیا میں ایسی☆ کرتے ہیں غلامی سب تیری سردار دیکھئے

کچھ کر دو عطا آقا مجھے حسنین کا صدقہ☆ ہم کرتے یہاں کب سے انتظار دیکھئے

ہر صبح وشام آتے فرشتے مزار پر☆ عظمت کے در پہ یہ لیل ونہار دیکھئے

گھٹ گھٹ کے تیری یاد میں یہ رات گزرے

قسمت کی اپنے ارشدؔی نکھار دیکھئے

ارشدؔی بلرامپوری گوا

☆☆☆

چلو سر کے بل اور نظریں جھکالو

چلو سر کے بل اور نظریں جھکالو وہ مرشد کی دیکھو گلی آرہی ہے
تمنائیں دل کی مچل کر یہ کہتیں سبھی وجد میں ہر کلی گا رہی ہے
نبی اولیاء بھی ملائک ہیں آئے یہاں آکے سب نے صدقے لٹائے
نکل کر کے اپنے مزاروں سے دیکھو شہیدوں کی ٹولی چلی آرہی ہے
بڑا پیارا ہے یہ عرس کا زمانہ چلو شان تم میرے عظمت کا دیکھو
تمہاری طرف بوالعلاء کی سواری بڑی شان سے ہی چلی آرہی ہے
ہیں شاہ عنایت اور خواجہ حسن بھی چلے آئے تیرا مقدر جگانے
چلو بڑھ کے خیرات لوٹیں گے در پر درِ خواجہ سے اب بٹی جا رہی ہے
لگی آس مخلص پیاسے ہماری ملیں شاہ کب دل میں ہے بیقراری
اسی در سے شاہوں کو ملتا ہے صدقہ یہاں سب کی جھولی بھری جا رہی ہے
ملی ہے تجھے خواجہ ارشد کی نسبت بلندی پہ ہے ارشدی تیری قسمت
نہیں چین ہے ارشدی کو تمہارے نظر مرشدی کی اٹھی جا رہی ہے

ارشدی بلراپوری

☆☆☆

خواجہ عظمت کی عظمت

خواجہ عظمت کی عظمت کو جو پہچان جائے ☆ دل و جاں سے خود کیوں نہ قربان جائے

جس پہ وہ کرم کر دیں سنور جائے زندگی ☆ بن کر کے وہ ایسا کامل انسان جائے

جب چاہیں بدل دیں وہ قسمت کو ہماری ☆ آئے بھکاری بن کے وہ سلطان جائے

جس نے ان کی عظمت کو بسایا ہے اپنے دل میں ☆ دنیا کے کسی شئے پر بھی نہ دھیان جائے

اک نظر ڈالی جس پر کیا کیا بنا ڈالا ☆ لیکر گدا بھی در سے علم عرفان جائے

دنیا سے جب رخصت ہوں دل کی یہ آرزو ہے ☆ نسبت تمہاری لیکر با ایمان جائے

ہے تم سے عداوت جسے کافر ہے وہ ظالم ہے ☆ اندیشہ ہے کہیں وہ نہ بے ایمان جائے

آیا بھکاری بن کے تیرے در پہ ارشدی ☆ فیض و کرم کا لیکر یہ فیضان جائے

ارشدی بلرامپوری گوا

☆☆☆

یا میرے مرشد پیا

کیجئے مجھ پر کرم یا میرے مرشد پیا

مٹ جائیں سب درد و غم یا میرے مرشد پیا

ہے نہیں کوئی میرا اب تو تمہارے سوا

جو سنے رنج والم یا میرے مرشد پیا

تم سے بڑھ کر اے شہا کوئی نظر آتا نہیں

کس کو ہم کہدیں صنم یا میرے مرشد پیا

ہو تمہیں دل کی ضیاء نور ہو آنکھوں کے تم

ہے کرم ہی بس کرم یا میرے مرشد پیا

ہو گئی ہے ارشدی کو تم سے نسبت اے حضور

دور ہو درد و الم یا میرے مرشد پیا

ارشدی بلرام پوری گوا

☆☆☆

سیّدی سرکار آگئے ہیں

آنکھیں برس پڑی ہیں جب یاد آگئے ہیں
ایسا لگا کہ سیّدی سرکار آگئے ہیں

بھٹکیں گے نہ کبھی ہم نقشِ قدم ملا ہے
رہبر ہمارے ہم کو رستہ دکھا گئے ہیں

اے عظمتی دیوانوں کیوں غمزدہ ہو آخر
مرشد پیا کو اپنا سراپا بنا گئے ہیں

ہم قادری ہیں چشتی اور عظمتی گدا ہیں
ہے دوزخ حرام اس پر جسے اپنا بنا گئے ہیں

جو ارشدی ہے منگتا میرا عزیز ہوگا
عظمت میاں ہمارے مژدہ سنا گئے ہیں

ارشدی بلرامپوری

اگر پوچھے کوئی مجھ سے

اگر پوچھے کوئی مجھ سے کہاں ہیں خواجۂ واحد
میں کہدوں گا میرے دل میں نہاں ہیں خواجۂ واحد

علی کے لال ہیں آقا حسنی اور حسینی ہیں
رسولِ پاک کے نام ونشاں ہیں خواجۂ واحد

جدھر چاہو وہیں پاؤ خوشی ہو یا الم کوئی
جہاں سے تم پکارو گے وہاں ہیں خواجۂ واحد

خدا کا قرب جو چاہے تو دامن آپ کا تھامے
سلوک ومعرفت کے راہِ رواں ہیں خواجۂ واحد

ارشدی کو کیا خبر ان کی حقیقت کیا مگر پھر بھی
ولایت میں وہ قطبِ زماں ہیں خواجۂ واحد

ارشدی بلرام پوری گوا

۶/ربیع النور ۱۴۳۳ھ ۳۱/جنوری ۲۰۱۲ء

☆☆☆

منجدھار میں ہے ارشدی

منجدھار میں ہے ارشدی اے میرے مرشد پیا☆لاج رکھ لو اب میری اے میرے مرشد پیا

ہے اندھیری رات تم اب چلے آؤ حضور☆ہر طرف ہو روشنی اے میرے مرشد پیا

آپکا ثانی نہیں مجھ کو ملتا ہے کہیں☆تم ہو ایسے ہی ولی اے میرے مرشد پیا

اک نظر ایسی پڑی بے خودی بڑھتی گئی☆ آگ دل میں ہے لگی اے میرے مرشد پیا

اپنا کر کے اب مجھے حشر تک رکھنا حضور☆کر رہا ہوں عاجزی اے میرے مرشد پیا

ساری عصیاں مٹ گئیں جس نے آکر دی کبھی☆ تیرے در کی حاضری اے میرے مرشد پیا

خواجہ ارشد اب ہمیں صدقۂ عظمت ملے☆تم پر فدا ہے زندگی اے میرے مرشد پیا

کیا کہوں حال دل اب کچھ کہا جاتا نہیں☆دل کے مخبر ہو تمہیں اے میرے مرشد پیا

حشر میں لینا چھپا اپنے دامن میں حضور☆یہی التجا ہے آخری اے میرے مرشد پیا

لاج رکھ لیجئے میری دین و دنیا میں حضور☆ التجا میری یہی اے میرے مرشد پیا

ارشدی کا کون ہے تم سے بڑھ کر سیّدی
دل جگر فدا سبھی اے میرے مرشد پیا

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

میرے دل پر لکھا ہے نام

میرے دل پر لکھا ہے نام خواجہ ارشد کا ☆ بنا ہوں جب سے میں غلام خواجہ ارشد کا

محبوب خدا یہ ہیں اور حبیبِ نبی اکرم ☆ کرے نہ کیوں جہاں اکرام خواجہ ارشد کا

ادب سے حاضری دیکر درِ خواجہ ارشد پر ☆ فرشتے بھی ہیں لیتے نام خواجہ ارشد کا

میرے آقا میرے مولیٰ میرے ملجا شہ عظمت ☆ کرم سے اعلیٰ ہے ہر کام خواجہ ارشد کا

سلاموں اور درودوں کو شہ بطحہ پہ پڑھنا ہی ☆ وظیفہ ہے یہ صبح و شام خواجہ ارشد کا

نہ اترے نشہ جس کی قیامت تک میرے یارو ☆ پیتا ہوں وہی میں جام خواجہ ارشد کا

کشتی بھنور سے پل میں ساحل پہ آجائے ☆ جو مچل کر کے لے نام خواجہ ارشد کا

ملتا ہے یہاں سب کچھ عقیدت سے کوئی آئے ☆ یہاں جاری ہے فیض عام خواجہ ارشد کا

میری دنیا بدلتی ہے بے خود سا ہوتا ہوں ☆ پیتا ہوں میں جب جام خواجہ ارشد کا

نمازی جو نہیں ہے وہ میرا ہو نہیں سکتا ☆ یہی سب کو ملا پیغام خواجہ ارشد کا

ارشدؔی کو ملا دامن ملی دنیا ملا عقبیٰ

یہ فضل خدا ہے انعام خواجہ ارشد کا

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

علی گڑھ کے سلطاں

حضور نور العارفین کبیر الاصفیاء خواجہ محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی زاکر نگر علیگڑھ یوپی انڈیا

علی گڑھ کے سلطاں نگاہِ کرم ہو دیوانہ تمہارا منجدھار میں ہے

جو چاہو تو کردو یہ کشتی کنارے بھنور آج مجھ سے تکرار میں ہے

یہ شجر بھی حجر بھی یہ قمر بھی ستارے یہ سورج کی کرنیں دلکش نظارے

فدا ہیں دو عالم تیری ذات پر ہی یہ صفت ہے جو سرکار میں ہے

مانا کی میں ہوں ملوث خطا میں صفت ہے تمہاری رحیمی کریمی

خدارا کرم ہو اسے معاف کردو خطا جو ہمارے کردار میں ہے

جدھر دیکھتا ہوں نہیں کوئی میرا ہے دنیا میں ہر سو اندھیرا اندھیرا

اگر روٹھ جائے زمانہ تو کیا غم میری ہر خوشی تو تیرے پیار میں ہے

ارشدی کو تمہاری ہے ضرورت ہمیشہ یہ دنیا ہو عقبیٰ قبر میں حشر میں ہے

جو بنایا ہے اپنا تو اپنا ہی رکھنا میری لاج دستِ سرکار میں ہے

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

سرکار میری سن لو

سرکار میری سن لو داتا ہماری سن لو

منگتے کھڑے ہیں در پہ جھولی ہماری بھر دو

دیتے ہیں یہ دہائی عظمت پیا کا تم کو

دنیا ہمارے دل کی پل میں بدل کے رکھ دو

کہیں میں بچھڑ نہ جاؤں تیرے کارواں سے مرشد

یہ چاہتا ہے ہر دم دیکھا کروں تمہیں کو

میری زندگی ہے جان و جگر ہے تیری امانت

یہی التجا ہے میری دل کو میرے سنبھالو

گناہوں میں ہوں ملوث سرکار کرم کردیں

بگڑے ہیں یہ عمل جو ان کو ذرا سنبھالو

دنیا ہمارے دل کی ہے تیرے کرم سے آقا

اچھا برا ہوں جو بھی سرکار تم نبھا لو

ارشدؔی کا ہر عمل ہے نقشِ قدم پہ تیرے

قدموں پہ یہ پڑا ہو کبھی تم سے نہ جدا ہو

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

منقبت

آرزو ہے یہی جستجو ہے یہی حشر تک ساتھ تیرا نہ چھوٹنے پائے

چاہے دنیا چھوٹ جائے یارو ان کا دامن نہ چھوٹنے پائے

روٹھ جائے یہ عالم نہیں غم مجھے مگر میرا مرشد نہ روٹھنے پائے

اے صبا لا کے خوشبو سنگھادے مجھے یادِ محبوب کی اب ستانے لگی

جڑ گئی اب تو میری کڑی پیر سے اب کڑی سے کڑی نہ ٹوٹنے پائے

باغِ عظمت کا حافظ خدا ہے میرا جس کو مرشد نے برسوں سے سینچا کیا

باغِ عظمت کے ہر گل کی ہے یہ صدا کوئی اس کی کلی نہ بکھرنے پائے

ہے زمانے میں چھایا عظمتی سلسلہ قادری فیض ہے رنگِ چشتی ملا

نسبتِ نقش بندی سلامت رہے بوالعلائی طریقت نہ چھوٹنے پائے

ارشدی کے ہے دل کی تمنا یہی ہو غلامی میں ان کی فنا زندگی

سارا عالم کرے ان کی مدحت سدا ذکرِ مرشد مجھ سے نہ چھوٹنے پائے

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

سرکار تمہاری چوکھٹ پر

سرکار تمہاری چوکھٹ پر روداد سنانے آیا ہوں ☆ مال و زر ہے چیز کیا دل جان لٹانے آیا ہوں

اک بات ہماری سن لیجئے خواجہ عثماں کے پیارے ☆ خواب میں دیکھا تھا جو وہ بات سنانے آیا ہوں

پیرو مرشد کا اے خواجہ واسطہ تم کو دیتا ہوں ☆ کیوں روٹھ گئے مجھسے آخر میں آج منانے آیا ہوں

تیری چوکھٹ پہ دامن پھیلا کے بس یہ کہتا ہوں ☆ بگڑے ہیں جو بھی میرے وہ کام بنانے آیا ہوں

دل کو میرے روشن کردو اپنے کرم سے اے خواجہ ☆ دل میں جو سیاہی ہیں وہ داغ چھڑانے آیا ہوں

قدموں میں آنا میرا کام تھا جلوہ دکھانہ تیرا کام ہے ☆ اپنا اسے کہہ دیجئے آقا اظہار کرانے آیا ہوں

صدقہ تمہارے در سے لیکر میں جاؤں مدینہ یا خواجہ

ارشدؔی جیسے کتّے کو انسان بنانے آیا ہوں

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

اپنے مرشد کا میں نام لیکر

اپنے مرشد کا میں نام لیکر فرضِ مولیٰ ادا کرر ہا ہوں
یاد دل میں ہے مرشد پیا کی ذکرِ خیر الوریٰ کرر ہا ہوں
مجھ کو دولت کی خواہش نہیں ہے جام عرفاں عطا ہو ہمیں
پیر و مرشد کا صدقہ عطا ہو میں یہی التجا کرر ہا ہوں
ہاتھ میں ہاتھ دیکر کے اپنا خودی کو نچھاور کیا ہے
مال و زر کی حقیقت ہی کیا ہے جان اپنی فدا کرر ہا ہوں
روزِ محشر خدا روبرو ہو پیارے آقا بھی جلوہ نما ہوں ﷺ
تھام کر دامنِ پیر و مرشد میں خدا سے دعا کرر ہا ہوں
ہر عمل ہے اشارے پہ تیرے ہر قدم میں تصور تمہارا
جان و تن کو حوالے کیا ہے زندگی کو فنا کرر ہا ہوں
بے خودی اس طرح ہوگئی ہے تیرے در پہ جبیں جھک گئی ہے
فرضِ مولیٰ سے پہلے ہی میں تو فرضِ مرشد ادا کرر ہا ہوں
ارشدؔی پر تمہارا کرم ہو روزِ محشر ہمارا بھرم ہو
یاد دل میں تمہاری ہمیشہ ذکر دل سے صدا کرر ہا ہوں

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

خلد آباد کے دولھا

خلد آباد کے دولھا زر زری زربخش تم ہو
محبوبِ حق تعالیٰ زرزری زربخش تم ہو

امام عارفیں تم ہو ماویٰ ہو تم ہی ملجیٰ
نورِ نگاہِ مصطفیٰ زر زری زربخش تم ہو

تمہارے آستانے پر شہنشاہ بھی جھکے آکر
منگتا ہے جہاں جس کا زرزری زربخش تم ہو

نگاہوں میں اثر دیدو میرا دل بھی کرو روشن
میرے آقا میرے مولیٰ زرزری زربخش تم ہو

ارشدی نے آج آکر صدقۂ ارشد جو مانگا ہے
کیجئے ہم کو عطا زر زری زربخش تم ہو

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

سرکار دوست محمد

اے ابوالعلاء کے پیارے سرکار دوست محمد☆خواجہ کے ہو دلارے سرکار دوست محمد

عظمت تمہاری مجھ سے کیوں کر بیان ہوگی☆تابع ہیں چاند ستارے سرکار دوست محمد

موسیٰ نبی کے مظہر رسولِ خدا کے نائب☆رتبہ بڑا ہے پیارے سرکار دوست محمد

دنیا طواف آکر کیوں کر کرے نہ آقا☆صدقے ہو تم لٹاتے سرکار دوست محمد

اعلیٰ ہو افضل ہو قبلہ ہو کعبہ ہو☆منگتے ہیں دل جھکائے سرکار دوست محمد

تڑپتے ہیں سب عاشق دکھادو اب اے آقا☆رُخِ انور کے نظارے سرکار دوست محمد

تمہیں یاد کر کے ہم سب بہاتے ہیں یہاں آنسو☆جو عاشق ہیں تمہارے سرکار دوست محمد

آیا ہے ارشدی بھی مرشد کا لینے صدقہ

جھولی یہاں پسارے سرکار دوست محمد

ارشدی بلرامپوری

۲۴ر جولائی ۲۰۰۷ء

☆☆☆

میرے اشرف پیا

در شان حضور غوث العالم مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپکا مرتبہ میرے اشرف پیا ☆ شانِ غوث الوریٰ میرے اشرف پیا

ہو حسین وحسن کے دلارے تم ہی ☆ لاڈلے فاطمہ میرے اشرف پیا

ہے علی سے ملی قوت حیدری ☆ نائبِ مرتضیٰ میرے اشرف پیا

ساری مخلوق کو سارے امراض سے ☆ مل گئی ہے شفاء میرے اشرف پیا

پانچ سو پنڈتوں پر نظر جب پڑی ☆ بن گئے ہیں گدا میرے اشرف پیا

حامد اشرف نے کردی خلافت عطا ☆ مل گیا سلسلہ میرے اشرف پیا

ناز یہ ارشدی سارے منگتوں کو ہے

تو ملا اور خدا میرے اشرف پیا

ارشدی بلرامپوری گوا

۲۸ر محرم الحرام ۱۴۳۲ھ

ازل سے آتشِ عشق

ازل سے آتشِ عشق جل رہی ہے سینے میں
اسطرح سماء گئے ہو میرے دل کے کونچے میں
جل گیا ہے دل اپنا خستہ ہوا جگر اپنا
جب سے شاہِ عظمت نے گھر بنایا سینے میں
میرے پیر و مرشد کو یعنی خواجہ ارشد کو
چمکا دیا ہے ایسا کہ نورِ خدا ہو سینے میں
ہم نے غمِ عظمت میں ہر لمحہ یوں گزارا ہے
ارشدی فنا ہو جاؤ کیا مزا ہے جینے میں
جستجو بڑھی جتنی فراق اتنی بڑھتی ہے
تشنگی بھی بڑھتی ہے بے خودی ہے پینے میں
میں تو ایسا دریا ہوں تشنگی نہیں جاتی
پلاتے ہی چلے جاؤ اک موج ہے سینے میں
ہم عشق کرنے والے ہیں توفاں سے نہیں ڈرتے
جلوہ گر محافظ ہے ارشدی سفینے میں

ارشدی بلرام پوری

۱۲/اپریل ۲۰۱۱ء

☆☆☆

﴿یہ میری جان ہے جان کی جان ہے﴾

یہ میری جان ہے جان کی جان ہے
میرا عظمت میرا دین و ایمان ہے

کچھ کمی ہی نہیں تو،تو دھن وان ہے
میری بگڑی بنا تجھ کو آسان ہے

تیرا ثانی نہیں میں نے پایا کہیں
توحسیں ہے حسینوں کا سلطان ہے

تیرا دستِ کرم یدُ اللہ ہے
دل تیرا عرش ہے چہرہ قرآن ہے

نائبِ مصطفےٰ بالیقیں ہے تو ہی
تجھ کو رب سے ملا علمِ عرفان ہے

ہم ہیں قرباں تیرے یہ بڑی بات کیا
تجھ پہ شیدا ہوا تیرا رحمٰن ہے

تیرا فرماں ہے جو قولِ رحمٰن ہے
جو نہیں مانتا وہ تو نادان ہے

ہر مرید و خلیفہ ولی ہے میرا
یہ خدا کی قسم تیرا فرمان ہے

خواجہ ارشد ملے ہے عنایت تیری
جس پہ جان و جگر سب ہی قربان ہے

ارشؔدی تھا بڑا بد بہت تھا بُرا
اس کو اپنا لیا تیرا احسان ہے

محمد عمر ارشؔدی بلرام پوری

☆☆☆

میرے خواجہ عظمت نے

میرے خواجہ عظمت نے وہ شان رب سے پائی ہے ☆ منگتوں کی حقیقت کیا بادشاہ بھی سوالی ہے

بھر بھر کے دیتے ہیں دیر بھی نہیں لگتی ☆ جس نے جو بھی مانگا ہے ہر مراد پائی ہے

دیکھ لیا جب سے انکے پیارے جلوؤں کو ☆ مٹ گیا میں خود بھی ہر آرزو مٹادی ہے

بن گیا مقدر وہ جو بگڑا تھا زمانے سے ☆ میرے پیرو مرشد نے جام وہ پلا دی ہے

ساقی ہیں وہ خود ہی پیانہ بھی وہی خود ہیں ☆ مل گیا ہے میخانہ کیا شان یہ عطائی ہے

میں نے دیکھ لیا ان کو معراج ہو گئی میری ☆ میری زندگی کی اب تو بس یہی کمائی ہے

مال وزر کروں کیا میں آپ کی جو قربت ہے

ارشدی کو بس کافی آپ کی غلامی ہے

آرشدی بلرامپوری

۱۲/جنوری ۲۰۱۱ء

☆☆☆

منقبت

حضور اشرف العلماءؒ سید حامد اشرفؒ اشرفی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کچھوچھہ شریف یوپی الھندؒ

حامد میاں کا جلوہ جب جب نظر آتا ہے ☆ عشقِ آقا میں بے خود سایہ ہوجاتا ہے

اک شب وہ آئے تھے اور گلے لگایا تھا ☆ فرمایا روح نکلی تو حکمِ شرح اُٹھ جاتا ہے

خوب نوازش ہے وہ تو آتے جاتے ہیں ☆ جو مانگا کبھی میں نے فوراً ہی مل جاتا ہے

سید العارفیں ہیں اشرفُ العلماء ہیں ☆ ادنیٰ بھی یہاں آکر اعلیٰ ہوکے جاتا ہے

آپکا کرم دیکھو بار ہا ہوا ایسا ☆ جب جب جہاں پکارا وہیں ان کو پایا ہے

یہ پھول اک معطر ہیں حسنین کے گلشن کے ☆ پیارے نبی نے صدقہ ان کا ہی لٹایا ہے

مقبرہ ہے ان کا بھی مخدوم کی قربت میں ☆ نسبت کا یہ ظاہر آج بھی نظارا ہے

ارشدؔی بے نوا کو بھی اشرفی خلافت دی

جو اُن کا ہوگیا وہ علی کا ہوجاتا ہے

ارشدؔی بلرام پوری ۱۲/اپریل ۲۰۱۱ء

☆☆☆

ازل سے ہے میرے دل میں

ازل سے ہے میرے دل میں جلوہ خواجہ عظمت کا
پڑھتا ہی میں رہتا ہوں کلمہ خواجہ عظمت کا

میں بڑی تقدیر والا ہوں کوئی کیا سوا ہوگا
نگاہوں میں رہا ہردم سراپا خواجہ عظمت کا

میرے علم وعمل میں بس وہی ہیں مقتدیٰ میرے
ہے مشکل گھڑی میں ساتھ سایہ خواجہ عظمت کا

جو پوچھنا ہے پوچھو میں سب کچھ بتادوں گا
کافی ہے مجھے یارو سہارا خواجہ عظمت کا

کروں کیا مال وزر لیکر شہ عظمت ہمارے ہیں
کسی دولت سے کیا کم ہے اتارا خواجہ عظمت کا

خواجہ ارشد کے وسیلے سے ملا دامن مجھے ان کا
میرے نس نس پہ ہے یارو قبضہ خواجہ عظمت کا

ارشدی کو نہیں خواہش جنت اور دوزخ کی
چلا جائے گا جنت میں منگتا خواجہ عظمت کا

محمد عمر ارشدی بلرام پوری ۱۲؍اپریل ۲۰۱۱ء

☆☆☆

منقبت

کھڑا ہے در پہ یہ منگتا یا محبوب سبحانی ☆ ملے حسنین کا صدقہ یا محبوبِ سبحانی
تمہارا ہوں تم ہی سے ہے مجھے نسبت میرے آقا ☆ کہو تم بھی اسے اپنا یا محبوبِ سبحانی
تمہاری شان کو کوئی ولی اب پا نہیں سکتا ☆ غوث اعظم تیرا رتبہ یا محبوبِ سبحانی
علی کے لال ہو آقا زہرا کے دلا رے ہو ☆ نبی کی آنکھ کا تارا یا محبوبِ سبحانی
زمانہ تم پہ شیدا ہے ولایت خوب ملتی ہے ☆ ہے جاری فیض کا چشمہ یا محبوب سبحانی
ضعیفہ نے پکارا جب زندہ ہو گئے فوراً ☆ براتی اور وہ دولھا یا محبوب سبحانی
میری نیا بھنور میں ہے لگا دو اب کنارے پر ☆ کہاں جائے بھلا منگتا یا محبوب سبحانی
ٹھو کر مار کر تم نے جلایا سارے مردوں کو ☆ جلا دو ہے یہ دل مردہ یا محبوب سبحانی
کدھر جائیں کہاں جائیں جو تیرے غم رسیدہ ہیں ☆ ہے کعبہ آپ کا روضہ یا محبوب سبحانی
اچھوں کی حقیقت کیا بروں کو بھی نوازا ہے ☆ جو بھی در پہ تیرے آیا یا محبوب سبحانی

بنا دو یا بگاڑو اب تمہارے ہاتھ ہے سب کچھ
ارشدی ہے آپ کا کتا یا محبوب سبحانی

ارشدی بلرام پوری ۱۰/ ربیع الآخر ۲۰۱۱ھ

☆☆☆

منقبت

مولائے کائنات کے نورِ نظر حسین

سیدہ فاطمہ کے جان و جگر حسین

حُبِّ حسین میں جب میری نظر اٹھی

دیکھا جہاں وہیں ہیں جلوہ گر حسین

منزل سے کیسے آخر بھٹکوں گا میں

خطرہ نہیں ہے مجھ کو ہیں راہبر حسین

انساں تمہارے در پہ لینے کو بھیک آئے

آتے ملک ہیں در پر شام و سحر حسین

تمہیں واسطہ علی کا اور فاطمہ حسن کا

ارشدؔی پہ ڈال دیجئے بس اک نظر حسین

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

منقبت

کیا شان مرشد کو عظمت نے عطا کی ہے

سردارِ زمانہ نے پیشانی جھکا دی ہے

یاد میرے دل میں ہے ذکر بھی زباں پر ہے

ہر سمت انہیں دیکھا وہ بات عطا کی ہے

اب پاس نہیں کچھ بھی دل جان جگر کچھ ہو

جو چیز ہماری تھی سب میں نے لٹا دی ہے

اک جام عطا کیجئے صدقہ میرے عظمت کا

کیوں مجھ کو رلاتے ہیں کیا میں نے خطا کی ہے

سرکارِ دو عالم نے خود تم کو بلایا ہے

دامن کو تیرے بھر کر اک شان عطا کی ہے

ہے کیا خبر کس کو کیا رتبہ تمہارا ہے

خواجہ عظمت نے یوں شان بڑھا دی ہے

ارشدی نے یہاں آکر سر اپنا جھکایا ہے

مال و زر کی حقیقت کیا زندگی کو فنا کی ہے

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

منقبت

نور احمد نور حق یار کی تصویر ہے — میری دنیا میرا عقبیٰ یار کی تصویر ہے

آپ ہی بتلایئے کس طرف سجدہ کروں — جس طرف ہوں دیکھتا یار کی تصویر ہے

کیوں خیال غیر آئے میرے دل میں اب کبھی — میرے دل میں بس گئی یار کی تصویر ہے

اس میں جلوہ ہے خدا کا دیکھ لو بھر نظر — مثل شکلِ مصطفےٰ یار کی تصویر ہے

تیری شکل پاک میں مشکل کشا کا ہے جمال — ثانئ یوسف نبی یار کی تصویر ہے

دل آئینہ ہے میرا عرشِ الٰہی بھی یہی — دل کے شیشے میں میرے یار کی تصویر ہے

تیری شکل پاک ہے سجدہ گاہِ عاشقاں — میرا کعبہ بھی یہی یار کی تصویر ہے

گورِ غریباں میں رہوں پوچھیں فرشتے جب سوال — میں یہ کہوں کہ دیکھ لو یار کی تصویر ہے

دیدان کی ہوگئی میری یہی معراج ہے — ذرے ذرے میں نہاں یار کی تصویر ہے

لوح و قلم ہیں یار کے یہ عرش اور فرش بھی — جس طرف ہی دیکھئے یار کی تصویر ہے

ارشدی کو جنت نہیں چاہیے رضواں تیری

روبرو اب تو میرے یار کی تصویر ہے

صوفی محمد عمر ارشدی

۲۲ر اپریل ۲۰۱۱ء

منقبت

آپ کا مرتبہ خواجہ واحد پیاؒ ☆ جانتا ہے خدا خواجہ واحد پیاؒ

میں تو منگتا تیرا تیرے در پر پڑا ☆ دے رہا ہوں صدا خواجہ واحد پیاؒ

صدقۂ فاطمہ اور حسین و حسن ☆ کیجئے اب عطا خواجہ واحد پیاؒ

آپ سے ہی ملا مجھ کو علم و عمل ☆ مل گیا سلسلہ خواجہ واحد پیاؒ

میری زندگی ہے عطا سے تیری ☆ ہو یہ تم پر فنا خواجہ واحد پیاؒ

جو بھی تم پر فنا ہو گیا سیّدی ☆ وہ ہوا ہے بقا خواجہ واحد پیاؒ

رب کا احسان ہے مجھ کو قربت ملی ☆ تم نے اپنا لیا خواجہ واحد پیاؒ

آپ حسنی حسینی ہیں آقا میرے ☆ لاڈلے مصطفیٰ خواجہ واحد پیاؒ

غوث و خواجہ نے تم کو عطا کر دیا ☆ دولت بے بہا خواجہ واحد پیا ؒ

ارشدی کو بھی مل گیا آپ سے

ہے عطا پر عطا خواجہ واحد پیاؒ

صوفی محمد عمر آرشدی

۲۲ر اپریل سنہ ۲۰۱۱ء

☆☆☆

منقبت

دل بے قرار ہے یہ حامد میاں میرے

تم پر نثار ہے یہ حامد میاں میرے

کچھ تو قرار دیجئے دلِ بیقرار کو

رہتا اداس ہے یہ حامد میاں میرے

جاہ و حشم نہ دولت و ثروت کی آرزو

بس اپنا کر کے راکھئے حامد میاں میرے

محشر میں نفسی نفسی کا عالم ہوگا جب

اس وقت بھی سنبھالئے حامد میاں میرے

مشکلیں آئیں جب جب کرم کا ہو آسرا

جلوہ وہیں دکھایئے حامد میاں میرے

برسوں کی پیاس لیکر حاضر ہوا تھا میں

میری تشنگی بجھائے حامد میاں میرے

ارشدؔی کو بنا کے اپنا سب کچھ عطا کیا

مژدہ ہمیں سنائے حامد میاں میرے

محمد عمر ارشدؔی بلرامپوری

۲۶/اکتوبر ۲۰۱۱ء

☆☆☆

منقبت

ہر وقت خیالوں میں مرشد کی گلی ہو
روشن ہو میرا دل اک شمع جلی ہو

دیکھوں نہ کبھی غیر نہ سنوں غیر کی مرشد
نگاہوں میں بسی ہر دم تصویر علی ہو

مجھے ایسا بنا دیجئے سنت کا بنوں پیکر
سیرت میں میری پنہاں اعمال نبی ہو ﷺ

محشر میں جو پوچھے گا عمل مجھ سے مولیٰ
ہاتھوں میں میرے اس دم دامان ولی ہو

مجرم ہوں مگر یارو محسن ہے میرا اعلیٰ
جاؤں ایسا جیسے اک بجلی چلی ہو

ارشدی ہے تمہارا ہی اپنا لو یا ٹھکرا دو
غلاموں میں رہوں ایسا کہ پھولوں کی کلی ہو

محمد عمر ارشدی بلرام پوری

۵؍اپریل ۲۰۱۱ء

سلام

دین و دنیا کے رہبر پہ لاکھوں سلام
شافعِ روزِ محشر پہ لاکھوں سلام

بعد از خدا آپ ہی آپ ہیں
دونوں کے عالم کے سرور پہ لاکھوں سلام

ہر نبی ہر ولی نائبِ مصطفیٰ
سارے نبیوں کے افسر پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو کعبہ جھکا بالیقیں
اُس محبوبِ داور پہ لاکھوں سلام

ذرے ذرے میں جس کا عیاں نور ہے
اُس سرکارِ انور پہ لاکھوں سلام

ارشد وحامد و خواجہ عظمت حسن
میرے پیارے رہبر پہ لاکھوں سلام

ارشدی اشرفی قادری چشتیہ
سب مشائخ کے یاور پہ لاکھوں سلام

ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

سلام

اے میرے خیرالوریٰ تم پہ کروڑوں سلام
مصطفیٰ ہو مجتبیٰ تم پہ کروڑوں سلام

انبیاء ہیں مقتدی تم ہوئے سب کے امام
کہتے ہیں سب انبیاء تم پہ اکروڑوں سلام

آتے ہیں در پر تیرے سب فرشتے باادب
خود خدا تم پر فدا تم پہ کروڑوں سلام

در پہ بلا لو اِسے منگتا بنا لو اِسے
جلوہ دکھا دو شہا تم پہ کروڑوں سلام

تیرے ہی بندے ہیں ہم بھیک دیدے اے کریم
صدقہ حُسین پاک کا تم پہ کروڑوں سلام

دل کے شیشے میں میرے تم ہی تم چمکا کرو
قلب ہو روشن میرا تم پہ کروڑوں سلام

مجھ سا یہ عاصی بھلا کیا کرے تیری ثناء
ہے کرم کا آسرا تم پہ کروڑوں سلام

ہو کرم اے مصطفیٰ ہے علی کا واسطہ
کہدو تم اپنا گدا تم پہ کروڑوں سلام

تیرے در کا یہ پتہ صدقۂ مرشد پیا
غوث وخواجہ سے ملا تم پہ کروڑوں سلام

ہے بہت مشکل مگر یہ مدینے کا سفر
سمٹ جائے راستہ تم پہ کروڑوں سلام

ہے تمنا دید کی میرے دل میں یا نبی
دیکھ لوں جلوہ شہا تم پہ کروڑوں سلام

ارشدؔی پر ہو کرم رکھلو اے آقا بھرم
تم ہو اور راضی خدا تم پہ کروڑوں سلام
ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

یا نبی سلام علیک ﷺ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

سرورِ دونوں جہاں ہو اور مکینِ لا مکاں ہو
کیا ثناء تیری بیاں ہو تم خدا کے راز داں ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

پانچ تن والوں کا صدقہ فاطمہ والوں کا صدقہ
حَسنین کے لالوں کا صدقہ تیرے سب محبوبوں کا صدقہ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

ہند میں منگتے کھڑے ہیں غم کے آنسو پی رہے ہیں
یا نبی طیبہ بلا لو دست بستہ کہہ رہے ہیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

علم وہ نافع عطا ہو اور عمل اس پر میرا ہو
آپ کی نسبت ملی ہو لب پہ یہ جاری صدا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آمنہ بی بی کے پیارے اور حلیمہ کے دلارے
جائیں ہم کس کے دوارے آئے ہیں دامن پسارے

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰ اۃ اللہ علیک

تم حبیبِ کبریا ہو　　انبیاء کے رہنما ہو
ہوکرم منگتوں پہ آقا　　ہم بدوں کے آسرا ہو

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یاحبیب سلام علیک　　صلوٰ اۃ اللہ علیک

یا نبی اپنا بنا لیں　　پروانہ بخشش دلا دیں
حشر میں حیراں نہ ہوں ہم　　اپنے دامن میں چھپا لیں

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یاحبیب سلام علیک　　صلوٰ اۃ اللہ علیک

صبر کی توفیق دے دیں　　غم زدوں کو بھیک دے دیں
در بدر اب نہ ٹالو　　جو چاہوں چیز دے دیں

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یاحبیب سلام علیک　　صلوٰ اۃ اللہ علیک

ہر برس طیبہ میں جاؤں　　درد و غم اپنا سناؤں
ارشدؔی ان کا ہی صدقہ　　نام پر ان کے لٹاؤں

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

اللہ مقدمات اللہ